احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 235 | منگل جمادی الثانی-1417ھ 15 اخاء 1375ھش 15 اکتوبر 1996ء

شرک کی تین اقسام

شرک تین قسم کا ہے اول یہ کہ عام طور پر بت پرستی درخت پرستی وغیرہ کی جاوے۔ یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے۔ دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے۔ کہ فلاں کام نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔ یہ بھی شرک ہے۔ تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شئے سمجھا جاوے موٹے شرک میں تو آجکل اس روشنی اور عقل کے زمانہ میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا البتہ اس مادی ترقی کے زمانہ میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ بعض اوقات حُبِّ دنیا کا غلبہ بھی سلب ایمان کا باعث ہو جایا کرتا ہے لہٰذا دنیوی امور میں بہت انہماک اور دنیوی امور کو اتنی اہمیت دے دینا کہ گویا دین، ایمان اور آخرت کی پرواہی نہ رہے۔ یہ بھی خطرناک زہریلا مرض ہے۔ یہ تو وہ زمانہ ہے جس کے متعلق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جاؤ، درختوں کے تنوں سے لگ جاؤ اور جس طرح سے بن پڑے زمانہ کے فتن سے اپنے ایمان کو سلامت رکھنے کی کوشش کرو۔

اصل میں (صاحب ایمان) کو بھی (دعوت الی اللہ) میں حفظِ مراتب کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں نرمی کا موقعہ ہو وہاں سختی اور درشتی نہ کرے اور جہاں بجز سختی کرنے کے کام ہوتا نظر نہ آوے وہاں نرمی کرنا بھی گناہ ہے۔

گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 526)

قربِ الٰہی کیلئے خدا تعالیٰ کے پسندیدہ امور بجالانا ضروری ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب - امام جماعت احمدیہ الاول)

قانون الٰہی کو توڑنے والے کو راحت کہاں! منکر انسان کے لئے کیا ہوتا ہے۔ پاؤں میں زنجیر ہوتی ہے۔ گردن میں طوق ہوتا ہے جس کے باعث انواع و اقسام راحت و آرام سے محروم ہو جاتا ہے۔ دل میں ایک جلن ہوتی ہے جو ہر وقت اس کو کباب کرتی رہتی ہے۔ دنیا میں اس کا نظارہ موجود ہے مثلاً وہی نافرمان۔ زانی بدکار قسم قسم کے آلام جسمانی میں مبتلا ہو کر اندر ہی اندر کباب ہوتے ہیں۔ اور پھر نہ وہاں جا سکتے ہیں نہ نظر اٹھا کر دیکھ سکتے ہیں۔ اسی ہم و غم میں مصائب و مشکلات پر قابو نہ پا کر آخر خودکشی کر کے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ہدایت کے منکروں اور ہادیوں کے مخالفوں نے کیا پھل پایا۔

دیکھو رسول اللہ ﷺ کے منکر جنہوں نے اس ابدی راحت اور خوشی کی راہ سے انکار کیا کیا حال ہوا؟ وہ عمائد مکہ جو ابوجہل۔ عتبہ۔ شیبہ وغیرہ تھے اور مقابلہ کرتے تھے وہ فاتح نہ کہلا سکے کہ وہ اپنے مفتوحہ بلاد کو دیکھتے اور دل خوش کر سکتے؟ ہرگز نہیں۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ان کی عزت گئی آبرو نہ رہی۔ مذہب گیا اولاد ہاتھ سے گئی۔ غرض کچھ بھی نہ رہا۔ ان باتوں کو دیکھتے اور اندر ہی اندر کباب ہوتے تھے۔ اور اسی جلن میں چل دیئے۔ یہ حال ہوتا ہے منکر کا۔ جب وہ خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کا انکار کرتا ہے تو برے نتائج کو پا لیتا ہے اور عمدہ نتائج اور آرام کے اسباب سے محروم ہو جاتا ہے۔

پھر دوسرے گروہ (-) کا ذکر فرمایا کہ شکر کرنے والے گروہ کے لئے کیا جزا ہے (-) بے شک ابرار لوگ کافوری پیالوں سے پیئیں گے۔

ابرار کون ہوتے ہیں۔ جن کے عقاید صحیح ہوں اور ان کے اعمال صواب اور اخلاص کے نیچے ہوں اور جو ہر دکھ اور مصیبت میں اپنے تئیں خدا تعالیٰ کی نارضامندی سے محفوظ رکھ لیں۔

خود جناب الٰہی ابرار کی تشریح فرماتے ہیں کہ (-) یہ ابرار کون ہوتے ہیں۔

اول جن کے اعتقاد صحیح ہوں۔ کیونکہ ایمان

باقی صفحہ 7 پر

خصوصی درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد عبد الرشید صاحب برادر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب احباب جماعت کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں۔ احباب کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور مزید دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب گذشتہ چند سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنے خاص فضل و کرم سے مکمل شفا عطا کرے۔ اس پاک ہستی کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں۔ اللہ تعالیٰ معجزانہ شفا عطا کرے۔ آمین۔

یاددہانی رپورٹ کارروائی

یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991ء کا فیصلہ کہ وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔

اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان کو سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" 4-اکتوبر 96ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

آپ سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے ضلع میں ہونے والے "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹس جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 4- اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ولادت

○ مکرم عبد الشکور زاہد صاحب ابن مکرم عبد القادر صاحب صدر بازار اوکاڑہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-10-1 کو بیٹا عطا کیا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام سرمند احمد زاہد عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی عطا کرے اور دین کا خادم بنائے۔

سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

15- اخاء 1375 ہش   15 - اکتوبر 1996ء

ہماری جماعت اور قربانی کا جذبہ

حقائق کے معلوم ہونے سے انسانی زندگی اپنے زاویوں کو بہتر بنا سکتی ہے۔ جوں جوں کسی بات کے متعلق ہمارا علم بڑھتا ہے ہمارے عمل میں بھی فرق پڑنے لگتا ہے۔ بعض امور کے نتائج سامنے نہ ہوں تو دل میں یہ خواہش ہی پیدا نہیں ہوتی کہ ان امور کی طرف توجہ دی جائے لیکن جب ان کے نتائج سامنے آتے ہیں اور یہ بات کھل جاتی ہے کہ ایسا کرنے سے خاصا فائدہ ہوا تو انسان اور کچھ نہیں تو دیکھا دیکھی بھی اس بات میں حصہ لینے لگتا ہے۔

ہماری جماعت میں مالی قربانی کی ایسی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ انہیں دیکھ کر ہر شخص کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم بھی جو کچھ ہمارے پاس ہے اس میں سے کچھ حصہ ضرور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کریں۔ جن لوگوں نے قربانیاں کیں انہوں نے خود بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ برکتوں سے بہت حصہ پایا اور ان کی اولادوں نے بھی بہت کچھ حاصل کیا بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کی اولادوں نے بہت کچھ پایا۔ اتنا کچھ کہ کبھی ان کے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے زمانے میں مقدار کے لحاظ سے بعض لوگوں کی قربانی تھوڑی بھی تھی تو قربانی ہونے کی وجہ سے انہیں بہت کچھ ملا۔ اور آج کل جب ہم ان کی اولادوں کو دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہاں سے اٹھا کر کہاں بٹھا دیا۔ اور اسی لئے جو لوگ ان باتوں کی طرف دیکھتے ہیں اور ان پر غور کرتے ہیں ان کی قربانیاں پہلے سے بھی بڑھتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سمندر موجزن ہیں۔ اس کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں اور کہا جاتا ہے کہ جب وہ دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ جو لوگ ذرا سی بھی قربانی کرتے ہیں انہیں آہستہ آہستہ یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ انہیں چھپر پھاڑ کر دیا جارہا ہے۔ اور جب بھی یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے تو دل میں یہ جذبہ اور بھی ترقی کرتا ہے کہ ہم پہلے سے بھی زیادہ قربانی کریں۔

کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت دنیا میں قربانی کرنے والی کوئی ایسی قوم نہیں جس کی قربانیوں کا معیار احمدیہ جماعت کے برابر ہو۔ احمدیہ جماعت کو ایک سو سال سے زیادہ ہو گئے قربانیاں کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قربانیوں کی مقدار اور قربانیوں کا معیار ہر نئے چڑھنے والے دن پہلے دن سے بلند ہوتا ہے۔ اور صرف کسی ایک خطے میں نہیں' ساری دنیا میں۔ حضرت امام جماعت (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) جب بتاتے ہیں کہ کس جماعت نے کتنی قربانی کی تو دل بلیوں اچھلنے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو کتنا اخلاص عطا کیا ہے اور قربانی کے کس جذبے سے معمور کیا ہے۔

پس ہمیں اس بات پر ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہئے۔ کہ پہلے قربانیوں کے کیا نتائج نکلے ہیں اور اب کیا نتائج نکل رہے ہیں۔ اور جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو ہمارے دل میں از خود یہ جذبہ پیدا ہونے لگتا ہے کہ قربانیوں سے اللہ تعالیٰ اتنا کچھ دیتا ہے کہ اس کی حد بندی نہیں کی جاسکتی۔ ہم تھوڑا دیں یا زیادہ دیں۔ ہم جتنا دینے کے قابل ہیں اتنا دیں۔ تو خدا تعالیٰ اس سے کئی گنا بڑھا چڑھا کر نہ صرف ہمیں واپس کرتا ہے بلکہ ہماری اولادوں کو بھی۔

پس قربانی ایک ایسی بات ہے جس کی طرف ہمیں خاص توجہ دینی چاہئے۔ یہ ہمارے ہی فائدے کی بات ہے۔ ہم اپنی چھوٹی سی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتیں حاصل کرسکتے ہیں۔ ایسی برکتیں جن کی وسعت پھیلتی چلی جاتی ہے۔

نفرت کی آنکھ اَور' محبت کی اَور ہے
دونوں کا فرق ساری نگاہوں پہ ہے عیاں
کانٹے کو پھول' پھول کو کانٹا بنا دیا
معیارِ حسن و قبح کی بنیاد ہے کہاں

ابوالاقبال

مجھ کو ہر گام پہ تم درسِ وفا دیتے ہو
آگ لگتی ہے جو دل میں تو ہَوا دیتے ہو

آنکھ سے آنکھ ملانے سے ہمہ وقت گریز
اور ہر لمحہ بلاتے ہو' صدا دیتے ہو

رونقِ بزم بناتے ہو ہر اک دوست کو تم
میرا نام آئے تو تم دل سے بُھلا دیتے ہو

میری تاریک گلی ظلمتِ شب کی ہے دلیل
چاند بھی اس میں جو اُترے تو بجھا دیتے ہو

یوں تو آنسو مرے بے آب ہیں پانی کی طرح
اپنی یادوں سے انہیں حسنِ جِلا دیتے ہو

گھُورتے بھی ہو تو لگتا ہے محبّت کی ہے
جانے' مرنے کی کہ جینے کی' دُعا دیتے ہو

مجھ کو یہ بات نسیم آپ کی اچھی نہ لگی
جس کو جو کہنا ہے چپ چاپ سنا دیتے ہو

لاڈلے کس کے ہو کیوں یاد کرے گا کوئی
اپنا نام آپ ہی لکھتے ہو مٹا دیتے ہو

بات کرتا ہوں تو سن لیتے ہو ہر بات مری
اور چپ رہنے پہ تم مجھ کو سزا دیتے ہو

دیکھ کر مجھ کو فضاؤں کی گھُٹن میں محبوس
مجھ کو در پردہ محبت کی ہوا دیتے ہو

نسیم سیفی

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کرلیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا کوئی دشمن نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشریٰ شیروانی

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی

الفضل 3 اکتوبر میں محترم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا مضمون بعنوان "جماعت احمدیہ کی تاریخ کے اہم مقامات" پڑھا۔ یہ طویل مضمون جو انہوں نے کسی کتاب کی مدد کے بغیر محض اپنی یادداشت سے لکھا۔ آغاز سے اختتام تک کافی دلچسپ رہا۔ بہت پسند آیا۔ مضمون کے ان الفاظ نے کہ "جماعت کے دوست اپنے شہروں کی اہمیت کے بارے میں خود لکھیں تاکہ نئے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے تاریخی شہروں سے واقفیت حاصل ہو۔" مجھے قلم اٹھانے پر اکسایا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے مضمون میں جہاں جہلم کا ذکر ہے۔ میں سب سے پہلے ان کی تحریر کے درج ذیل الفاظ کے بارے میں لکھنا ضروری سمجھتی ہوں۔ "حضرت صاحب کی سواری کے آگے آگے ایک احمدی (جن کا نام ذہن سے محو ہو رہا ہے) دیوانہ وار بھاگے جاتے تھے۔ اور والہانہ انداز سے کہتے جاتے تھے۔ لو دیکھو لوگو چیونٹی کے گھر سلیمان آگیا ہے" کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں جب حضرت صاحب کی سواری کے آگے آگے حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی دیوانہ وار بھاگے جاتے تھے۔ ایک ہندو پاس سے گزرا۔ پوچھا مولوی صاحب کون آیا ہے۔ آپ کہتے جاتے تھے۔ لو دیکھو لوگو پیلی چیونٹی کے گھر نرائن آیا ہے۔

(یعنی ایک معمولی آدمی کے گھر ایک بہت بڑا آدمی آیا ہے) اس وارفتگی نے دیکھنے والوں پر بہت اثر کیا۔ اور بہت سے لوگ حضرت صاحب کے ارشادات سے مستفیض ہونے کے لئے جمع ہو گئے۔

یہ باتیں میں اپنی امی جان (زبیدہ بیگم) کی زبانی اکثر سنتی ہوں۔ جو انہوں نے اپنے بزرگ ابا جان حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب (فرزند رشید حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی) کی زبانی سنی تھیں۔ امی جان مجھے بتاتی ہیں۔ کہ جب یہ باتیں مجھے میرے بزرگ ابا جان بتا رہے تھے۔ تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے ذریعہ جہلم شہر اور ارد گرد کے علاقوں کے بے شمار آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے اپنی تمام عمر میں اپنی جائیداد کتب خانہ تیار کیا۔ سب سے بڑی دولت جو آپ کے ذریعہ جماعت کے حصہ میں آئی۔ وہ جہلم شہر کی احمدیہ بیت الذکر ہے۔ جو خدا کے فضل سے بڑی بیوت الذکر کے برابر ہے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی ان چند خوش قسمت بزرگوں میں سے ہیں۔ جن کی اولاد کو بھی خصوصی رفقاء حضرت بانی سلسلہ کی فہرست میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔

انجام آتھم میں اس فہرست میں نمبر 84 پر آپ کا نام درج ہے اور آپ کے فرزند حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کا نام اس فہرست میں نمبر 190 پر درج ہے۔

آپ کو براہ راست حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے کلام الہٰی پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت مولوی صاحب کو ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے انتہائی محبت نہیں تھی۔ بلکہ خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بھی آپ سے بہت محبت رکھتے تھے۔

چنانچہ آپ فرمایا کرتے:۔

"مولوی صاحب آپ کے آنے سے مجھے آرام ملتا ہے۔" حضرت بانی سلسلہ نے ابھی دعویٰ بھی نہیں فرمایا تھا۔ کہ آپ نے اپنی دینی فراست سے آپ کی صداقت معلوم کرلی چنانچہ آپ پیادہ پا جہلم سے قادیان تشریف لے گئے۔ پھر قادیان سے ہوشیار پور جا کر زیارت کی اور بیعت کے لئے عرض کیا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی تصنیف ضمیمہ انجام آتھم میں اپنے بعض احباب اور ان کی مالی قربانیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں حضرت مولوی برہان الدین صاحب کا نام بھی شامل ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"میاں عبداللہ صاحب سنوری اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی اور منشی چوہدری نبی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور اور منشی جلال الدین صاحب بلانی وغیرہ احباب اپنی اپنی طاقت کے موافق خدمت میں لگے ہوئے ہیں"۔ تین دسمبر 1905ء بروز اتوار بوقت نو بجے صبح آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ وفات کے بعد آپ کا چہرہ چمک رہا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ گویا آپ مسکرا رہے ہیں آپ مجسم نور معلوم ہوتے تھے۔ ساڑھے چار بجے شام آپ کا جنازہ ادا کیا گیا۔ اور آپ کو جہلم شہر کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ کی عمر بوقت وفات 75 اور 80 سال کے درمیان تھی۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کے ایک جلیل القدر اور بزرگ رفیق تھے۔

8۔ دسمبر 1905ء کو حضرت بانی سلسلہ نے اپنے احباب سمیت آپ کا جنازہ (غائب) قادیان میں پڑھایا۔ اور حضرت صاحب دیر تک دعا فرماتے رہے۔

نیز حضرت صاحب نے حاضرین کو وہ خط بھی پڑھ کر سنایا۔ جو آپ کے فرزند حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب نے وفات کی اطلاع کے سلسلہ میں لکھا تھا۔ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔ کہ اس بچے کو لکھ دو۔ کہ:۔

"ہم ہر طرح سے اس کی مدد کرنے کو تیار ہیں...... اسے چاہئے کہ وہ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلے اور ان کے علوم دینیہ اور اخلاق اور عبادات کو حاصل کرنے کے لئے خواہ وہ یہاں آ جاوے بہرحال ضروری ہے کہ وہ بہت سعی کرے"

(الحکم 17- دسمبر 1905ء)

باقی صفحہ 7 پر

یادرفتگان

محمود مجیب اصغر

حضرت میاں الہ دین صاحب

حضرت میاں الہ دین صاحب خاکسار کے پڑدادا تھے 1852ء میں بھیرہ میں پیدا ہوئے۔ 1898ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دستی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ کی وفات 1905ء میں ہوئی۔ آپ نے 53 سال عمر پائی آپ کے بیعت کرنے کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے آپ اہل حدیث خیال کے آدمی تھے عبادات کے پابند تھے فجر سے پہلے کی عبادت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے حضرت مولانا نور الدین صاحب کے ہم مشرب اور معتقد تھے اور اسی محلّہ میں گھر تھا جس محلّہ میں حضرت مولانا نور الدین صاحب رہتے تھے خاکسار کے دادا (میاں عبدالرحمان صاحب) کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ 1898ء میں کسی کام سے بھیرہ سے باہر نکلے اور قادیان جا کر بیعت کر لی اور قادیان سے بھیرہ اپنے والد یعنی خاکسار کے پڑدادا کو خط لکھا اور اپنے احمدی ہونے کا ذکر کیا اور آپ کو بھی احمدی ہونے کی دعوت دی پڑدادا جان کو اس سے بہت صدمہ ہوا کہنے لگے افسوس میرا تعلیم یافتہ خوبصورت خوب سیرت شادی شدہ بیٹا ہلاکت کے گڑھے میں گر گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے ارادہ کیا کہ قادیان جا کر اپنے بیٹے کو واپس لے آئیں اس ارادہ سے قادیان پہنچے جونہی آپ کی نظر حضرت مرزا صاحب کے چہرہ مبارک پر پڑی آپ کے دل پر ایک خاص اثر ہوا حضرت صاحب نے (عبادت) کے بعد دوستوں میں بیٹھ کر ایک تقریر فرمائی جسے سن کر خاکسار کے پڑدادا صاحب کے اعتراضات رفع ہو گئے دل صاف ہو گیا حضرت صاحب کی دستی بیعت کر کے حضرت صاحب کے رفقاء میں شامل ہو گئے اور اپنے بیٹے (یعنی خاکسار کے دادا صاحب) کی سعادت مندی پر رشک کا اظہار کیا کہ انہیں چند ماہ پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی غلامی میں شامل ہونے کی توفیق ملی چنانچہ باپ بیٹا چند روز حضرت مولوی نور الدین صاحب کے در دولت پر رہ کر واپس بھیرہ آئے اور اپنے رشتہ داروں میں دعوت الی اللہ کی اور انہیں بھی حضرت مرزا صاحب کی غلامی میں شامل کرنے کی سعادت پائی۔ آپ زاہد و عابد انسان تھے ایک بار سخت سردیوں میں آخر شب کے بعد کی عبادت کے لئے آپ نے کسل محسوس کیا تو رضائی سمیت اپنے آپ کو چارپائی سے نیچے گرا لیا اور کہا "الہ دین اب وضو کر کے (عبادت) پڑھے گا کہ نہیں!" چنانچہ آپ اٹھے اور اس مشکل عبادت میں بھی ناغہ نہ ہونے دیا۔

بیعت کے بعد آپ سات سال تک زندہ رہے اور 1905ء میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کی اہلیہ کا نام فاطمہ بی بی تھا انہیں بھی آپ کے ساتھ ہی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی وہ 1924ء تک زندہ رہیں اور اپنے دو بیٹوں کے ہمراہ مکہ گئیں اور اس پاک زمین میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی مشیت ایزدی کے تحت ان کے بڑے بیٹے میاں عبدالرحمان صاحب (جو خاکسار کے دادا تھے) اس کے کچھ عرصے بعد جب کہ وہ مدینہ جانے کے لئے جدہ میں رک گئے تھے معمولی بیماری کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے ان کی عمر پچاس برس کے قریب تھی خاکسار کے والد میاں فضل الرحمان بسمل اس وقت نویں جماعت میں پڑھتے تھے والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ یہ وقت ہمارے خاندان پر بڑی آزمائش کا وقت تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہمارے بزرگوں کی دعائیں قبول فرمائیں اور احمدیت کی برکت سے چند سالوں میں آسودگی کے دن آ گئے۔

حضرت مولانا نور الدین صاحب کا ہمارے خاندان پر بہت بڑا احسان ہے کہ آپ کے ذریعے ہی ہمارے آباؤ اجداد نے حضرت مرزا صاحب کو قبول کیا اور حضرت مرزا صاحب کے جانشینوں سے وابستہ ہوئے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد حضرت مولوی نور الدین صاحب کے محلّہ میں پیدا ہوئے آپ سے تعلق ارادت ہوا خاکسار کے دادا اور پڑدادا کو حضرت مرزا صاحب کے چاروں جانشینوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ بہت بچپن میں جب کہ والد صاحب کی عمر چار اور پانچ سال کے درمیان تھی والد صاحب اپنے والدین کے ساتھ جلسہ سالانہ پر حضرت امام جماعت اول کے در دولت پر قادیان جا کر ٹھہرے تھے اور والد صاحب نے حضرت امام جماعت اول کی زیارت کی تھی آپ فرماتے تھے کہ مجھے حضرت امام جماعت اول کا چہرہ خواب کی طرح یاد ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آباؤ اجداد کے درجات بلند فرمائے ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور نسلاً بعد نسلٍ امامت کے ساتھ منسلک رہ کر مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

دین کی جز اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں شیخ سعدی (علیہ....) نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابہ زنجیر تھا اولاد کو مہمان سمجھنا چاہئے اس کی خاطرداری کرنی چاہئے اس کی دلجوئی کرنی چاہیے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیے اولاد کیا بنا سکتی ہے خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب زکریا ورک

ہفت روزہ لاہور 15-اکتوبر 1996ء

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام

(ٹورانٹو ریڈیو پر ایک انٹرویو)

پروفیسر نریندر ناتھ کے تعارفی کلمات آج تک صرف چند ایک ایشیائی ودوانوں کو نوبیل پرائز ملا ہے۔ ڈاکٹر سی' وی رمن" "رابندر ناتھ ٹیگور" اور ڈاکٹر "عبد السلام"۔ ڈاکٹر سلام کو دوسرے ودوانوں کے ساتھ 1979ء کا نوبیل پرائز ملا۔ ڈاکٹر سلام اس وقت نیو یارک میں ہیں ان سے آپ کی ملاقات کروانے سے قبل ان کا چھوٹا سا تعارف کروادوں۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کا جنم 29- جنوری 1926ء کو ضلع جھنگ میں ہوا تھا۔ گورنمنٹ کالج لاہور اور سینٹ جان کیمبرج میں پڑھنے کے بعد امپریئل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن میں "پروفیسر آف تھیوریٹیکل فزکس" "چیف سائنٹفک ایڈوائزر پریذیڈنٹ آف پاکستان" چیئرمین ایڈوائزری کمیٹی اینڈ ٹیکنالوجی اقوام متحدہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب! وائس آف انڈیا پر ایک لاکھ سے زیادہ سننے والوں کی طرف سے آپ کو سواگت! ڈاکٹر سلام۔

I am very grateful for your kind word

نریندر ناتھ۔ میرا پہلا سوال ایشیا اور سائنس کو لے کر ہے۔ کیا وجہ ہے کہ بیسویں صدی کے دوران ایشیائی ملکوں میں آپ جیسے چوٹی کے سائنس دان بہت کم پیدا ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سلام۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ سائنس دانوں کی تعداد ہمارے ملک میں زیادہ نہیں رہی۔ میں سمجھتا ہوں کہ سی وی رمن کا بہت بڑا کارنامہ تھا جو انہوں نے اپنے کام میں کیا کہ انہیں کبھی بھی باہر جانے کا موقعہ نہیں ملا۔ ان کا سارا کام ان کی ساری ٹھاٹ جو کچھ بھی تھا وہ ہندوستان میں ہی بڑا کارنامہ تھا اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ تھا کہ انہوں نے اتنا اہم کام کیا اس کے بعد کھورانا صاحب اور میرا کام زیادہ تر مرہون منت رہا۔ باہر کے انفلوئینس کا کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں ہمارے برصغیر میں اول تو سائنس دانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ دوسرے اس تعداد کے کم ہونے کی وجہ سے آپس میں ("ڈس کشن" "بحث" سے جس سے سائنس زیادہ آگے بڑھتی ہے) اس کے مواقع بہت کم تھے اور اب بھی ہیں۔

نریندر ناتھ۔ یہ مواقع کیوں کم تھے۔

ڈاکٹر سلام۔ سائنس پلتی ہے ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرنے سے اور اگر آپ کے گرد و پیش بہت کم لوگ ایسے ہوں جو آپ کے ساتھ ڈس کشن کر سکیں۔ آپ کی باتوں کو غلط کہہ سکیں۔ آپ کو سمجھا سکیں کہ آپ صحیح راستے پر نہیں ہیں آپ کو ریزلٹ جلدی جلدی معلوم نہ ہوں آپ بعض اوقات ایسی چیزوں پر کام کر رہے ہوتے ہیں جو ثابت ہو چکی ہوتی ہیں کہ وہ غلط ہیں۔ ان ساری چیزوں کے لئے ضروری ہے کہ ایک خاص ماحول ہو' یہ ماحول ہندوستان میں پچھلے دس سال میں بننا شروع ہو گیا ہے اس سے پہلے وہ نہیں تھا۔ پاکستان میں یہ ماحول اب بھی اتنا نہیں جتنا ہندوستان میں ہے۔

نریندر ناتھ۔ میرا دوسرا سوال ٹیکنالوجی اور انسانی قدروں کو لے کر ہے اکثر سننے میں آتا ہے جوں جوں ٹیکنالوجی آگے بڑھتی ہے انسانی قدریں (Values) کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ آپ کیا اس سے اتفاق کرتے ہیں؟ ڈاکٹر سلام

I do not know whether I agree with this.

میں سمجھتا ہوں کہ ہر وقت ہر صدی میں یہ سوال کہ انسانی قدریں کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ آپ کسی ونت کا بھی لٹریچر لے لیں اگر آپ کے پاس اپنشدوں کا لٹریچر بھی ہو تو مجھے یقین ہے اس وقت بھی ان مہا پرشوں نے جنہوں نے یہ چیزیں لکھی تھیں یہ شکایت کی ہوگی کہ آج کی قدریں وہ نہیں ہیں۔ جو پہلے تھیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انسان یہ محسوس کرتا آیا ہے کہ آج سے پہلے کا زمانہ "گولڈن ایج" تھا۔ اخلاقی باتوں کے لئے قدروں کے لئے ہم اور صرف ہماری جنریشن ایسی ہے۔ جو نیچے ہی نیچے چلی جا رہی ہے۔ اس لئے میں آپ کے ساتھ پوری طرح اتفاق نہیں کر سکتا۔

باقی رہا یہ سوال کہ ٹیکنالوجی اور اخلاقی قدروں کا آپس میں اختلاف ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ ٹیکنالوجی بے چاری تو ایک معذور سی چیز ہے۔ اگر وہی ٹیکنالوجی انسان کو بیماریوں سے چھٹکارا دلا سکتی ہے۔ یعنی میڈیکل ٹیکنالوجی پھر یہی ٹیکنالوجی ہماری جو آبادی کی افزائش ہے اس میں بھی کام آ رہی ہے ٹیکنالوجی تو بالکل ایک نیوٹرل سی چیز ہے اس کا کیسے استعمال کریں یہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

سامعین اس وقت 1979ء کے فزکس میں نوبیل انعام حاصل کرنے والے سائنس دان کا انٹرویو سن رہے ہیں۔

نریندر ناتھ۔ ڈاکٹر صاحب! اب میں اپنے سننے والوں کو آپ کی ذاتی زندگی کی ایک جھلک دکھانا چاہتا ہوں۔ آپ روزانہ اندازاً کتنے گھنٹے کام کرتے ہیں؟

ڈاکٹر سلام۔ میں اس وقت تو خیر سفر پر ہوں وہاں اٹلی جہاں میرا زیادہ وقت گزرتا ہے میرے اوقات اس طرح سے ہیں۔ میں پانچ بجے کے قریب اٹھتا ہوں جس طرح ہمارے ملک میں بچپن میں صبح سویرے اٹھنے کی عادت ڈالی جاتی ہے۔

نریندر ناتھ۔ جس طرح پرانے زمانے کے رشی منی اٹھا کرتے تھے۔

ڈاکٹر سلام۔ (قہقہہ لگا کر) رشی منی تو خیر ساری رات سوتے ہی نہیں ہوں گے۔ میں پانچ بجے اٹھتا ہوں اس کے بعد میں (عبادت) پڑھنے کے بعد ناشتہ کرتا ہوں۔ اور کام شروع کر دیتا ہوں آٹھ بجے کے قریب اپنے دفتر میں جاتا ہوں دفتر ساتھ ہی ہے اور وہاں کوئی سات بجے تک کام میں مصروف رہتا ہوں۔

نریندر ناتھ۔ روزمرہ ایڈ منسٹریشن اور ریسرچ سے پیدا ہونے والے تناؤ کو کم کرنے یا ریلیکس ہونے کے لئے آپ کیا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سلام۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے اپنے کام سے ہی ریلیکسیشن ہوتی ہے شام کو جب میں گھر آتا ہوں تو میں جلدی سو جاتا ہوں آج میں آپ کے فرمان کے مطابق دیر تک جاگ رہا ہوں۔

نریندر ناتھ۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں

ڈاکٹر سلام۔ اس وقت یہ ہے کہ میں کوئی کتاب پڑھتے ہوئے سو جاتا ہوں کوئی بیاگرافی کی کتاب ہوگی۔ کوئی اور لائٹ سی ٹریول کی کتاب کوئی ہسٹری کی کتاب یا ناولوں میں سے مجھے "وڈ ہاؤس" بہت پسند ہے۔

نریندر ناتھ۔ یہ بتائیں وہ کون سی شخصیت تھی یا کتاب جس سے آپ لڑکپن میں بہت متاثر ہوئے؟

ڈاکٹر سلام۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ انفلوئینس مجھ پر میرے والد کا تھا۔ انہوں نے مجھے بچپن سے ہی تعلیمی شغف کی طرف مائل رکھا۔ میری ہر طرح انہوں نے نگہداشت کی۔ میری امنگوں کو بڑھانے میں ان کا اتنا اہم اور بڑا حصہ تھا۔ کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اسی طرح میرے سارے کیرکٹر کو ڈھالنے میں سمجھتا ہوں ان کی خصوصی توجہ تھی اور یہی پیغام میں آپ کے سننے والوں میں سے خصوصاً جو باپ ہیں یا مائیں ہیں۔ کہ والدین کی توجہ کا جتنا اثر بچوں کی تربیت پر ہوتا ہے۔ ان کے آگے بڑھنے میں ان کی امنگوں کے پروان چڑھنے میں۔ اس سے زیادہ کوئی اور چیز یا نسخہ نہیں رکھتی۔

نریندر ناتھ۔ کیا بات کہی آپ نے دیکھئے زندگی میں کئی ایک لمحے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کی یاد بھلائے نہیں بھولتی۔ میں آپ سے فلمی ڈائیلاگ نہیں دوہرا رہا۔ میرے من میں ایک سوال ضروری ہے کہ جب "رائل اکیڈیمی آف سائنسز" کے عمل میں نوبیل پرائز کی "سیری مونی کے دوران آپ کا نام پکارا گیا تو اس وقت اس لمحے آپ کے من میں کیا آیا تھا۔

ڈاکٹر سلام۔ سارا دن ہی یہی خیال آتا رہا بلکہ دو خیال تھے۔ اللہ کی ذات نے مجھے کیسے کیسے اپنے فضلوں سے نوازا۔ میں کہاں کا رہنے والا ایک معمولی سی بستی اور پھر یہ خدا کی دین۔ سب سے بڑا تو شکر کا خیال تھا دوسرے یہ کہ کاش میری والدین جنہوں نے ساری زندگی (جیسے کہ وہ خود کہا کرتے تھے کہ دعائیں کرتے کرتے ان کے دانت گھس گئے (میرے والد اور میری والدہ۔ کاش کہ وہ میرے ساتھ ہوتے دونوں کا خیال مجھے بار بار آتا رہا۔

نریندر ناتھ۔ "دھنے باد" ہمارے انٹرویو کا وقت ختم ہوا۔

سامعین! آپ اس وقت فزکس میں نوبیل انعام حاصل کرنے والے سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کا انٹرویو سن رہے تھے۔ ہم ڈاکٹر سلام صاحب کے "ابھاری" ہیں کہ انہوں نے اپنے "مخت کاری" کرم میں سے دیا۔

(ہفت روزہ لاہور 15- اکتوبر 1996ء)

یاد ماضی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

خواجہ عبد الرحمٰن صاحب

خواجہ عبد الرحمٰن صاحب رینجر امیر جماعت احمدیہ کشمیر کی وفات کی اچانک خبر ملنے سے بہت افسوس ہوا۔ میں اس عزیز کو اس وقت سے جانتا تھا۔ جب کہ وہ چھوٹی عمر میں قادیان کے ٹی۔ آئی ہائی سکول میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ میں اس وقت اس سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ اور خواجہ صاحب سکول کے بورڈنگ میں رہتے تھے۔ بلحاظ سکول اور بورڈنگ کا افسر ہونے کے مجھے ان کے حالات اور اخلاق دیکھنے کا بہت اتفاق ہوتا رہا۔ آپ ایک نہایت ہی نیک اور شریف طالب علم تھے۔ کبھی کسی کے ساتھ ان کا کوئی جھگڑا نہ ہوا۔ اپنے استادوں کا اتنا ادب کرتے تھے۔ کہ سب ان سے خوش رہتے تھے۔ اس کے بعد جب وہ اپنے وطن جا کر ملازم ہو گئے تب بھی ان سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ان کو طبعاً ایک جوش تھا۔ اور نہایت اخلاق کے ساتھ وہ دوسروں پر اپنا نیک اثر ڈالتے تھے۔ ان کی طبیعت میں یہ جوش تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی توحید کشمیر میں اور تمام ملکوں میں پھیل جائے۔ اور قائم ہو جائے۔ وہ مجھے اس غرض کے لئے اپنے خطوں میں تاکید کرتے رہتے تھے۔ کہ میں دعائیں کروں۔ کہ توحید الٰہی دنیا میں پھیل جائے۔ اور سب لوگ شرک کو ترک کر کے توحید پر قائم ہو جائیں۔ ان کی وفات کا مجھے بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ ان کی بیماری کوئی خبر نہیں آئی تھی۔ اور ان ایام میں وہ میرے دو پوتوں کی خبر گیری کرتے تھے۔ جو میرے بیٹے مفتی منظور کی وفات کے بعد کشمیر رہ گئے تھے۔ اور سیاسی انقلابات کے سبب ان کا میرے پاس آنا ایک مدت تک نہ ہو سکا۔ خواجہ صاحب ہر طرح سے ان کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی طرف متوجہ رہے اور میں انہیں بچوں کی ضرورت کے مطابق خرچ بھیجتا رہا۔

آپ نے اپنے بیٹوں کو تعلیم و تربت کے واسطے قادیان بھیج دیا تھا۔ اور تب سے ان کے دو لڑکے پاکستان میں مقیم ہیں۔ اور نیکی میں اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ میں درد دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم آپ کو جنت میں بلند مقامات عطا کرے۔ اور ان کی اولاد کو صالح اور صاحب اقبال بنائے جب میں نے اپنی کتابیں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ چوہدری خالد سیف اللہ خان
نمائندہ الفضل انٹرنیشنل - آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

کوے بہت ہوشیار ہوتے ہیں

یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ کوے بہت ہوشیار ہوتے ہیں لیکن اس پر بہت کم لوگوں نے غور کیا ہے کہ اللہ نے ان کو اتنی ذہنی صلاحیت عطا کی ہے کہ یہ اپنے مقصد اور ضرورت کے مناسب حال پتھر کے اوزار بنا سکتے ہیں۔ یہ ایسے اوزار بناتے ہیں جن سے وہ مکڑیوں، کیڑے مکوڑوں اور اپنے ننھے شکاروں کو ان کی محفوظ رہائش گاہوں سے باہر کھینچ سکیں۔ کووں کے ہتھیاروں کا معیار انسانوں کے ان آباؤ اجداد کے برابر ہے جو بیس لاکھ سال پہلے زمین پر رہا کرتے تھے۔

رسالہ "نیچر" میں درج مضمون کے مطابق کوے تنکوں کو موڑ کر ان سے ہک بنا لیتے ہیں اور سخت قسم کے پتوں سے کاٹنے والی آریاں بنا لیتے ہیں۔ پھر کووں کو اپنے ہتھیاروں سے اتنا پیار ہوتا ہے کہ ان کو استعمال کر کے پھینک نہیں دیتے بلکہ آئندہ کے استعمال کے لئے بچا چھوڑتے ہیں اور جب غذا کی تلاش میں نکلتے ہیں تو ان کو اپنے گھر سے ساتھ لے کر چلتے ہیں اور ان کو اپنی چونچ اور پنجوں میں باری باری منتقل کرتے رہتے ہیں۔ ان کو یہ بھی پتہ ہوتا ہے کہ کون سی چٹان نرم ہے اور ہتھیار بنانے کے لئے موزوں ہے۔

(ماخوذ از ہیرلڈ 1996ء)

قرآن کریم میں بھی کووں کی تکنیکی صلاحیت کا ذکر ملتا ہے جہاں ایک کوے نے اپنے مردہ بھائی کی لاش کو زمین میں دبا کر آدم کے ایک بیٹے کو اپنے مقتول بھائی کی لاش کو دفن کرنے کا سبق دیا تھا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

"تب اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کرید تا تھا تاکہ اسے دکھائے کہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپائے۔ کہنے لگا مجھ پر افسوس مجھ سے اتنا نہ ہو سکا کہ اس کوے کی مانند ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپاتا۔ تب وہ پچھتانے والوں میں سے ہوا۔" (5.32)

علاوہ اپنے مناسب حال ہتھیاروں کے استعمال کے کوے کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ اپنی جنس کی لاش کو کھلا نہیں رہنے دیتا اور ایک دوسرے سے اتنی ہمدردی رکھتا ہے جس کی نظیر دوسرے جانوروں میں نہیں ملتی۔ کوئی کھانے کی چیز دیکھے تو بجائے خود غرضی اور لالچ میں مبتلا ہونے کے آوازیں دے دے کر اپنے سارے بھائیوں کو اکٹھا کر لیتا ہے۔ اس میں بھی انسانوں کے لئے عمدہ سبق ہے۔

کووں کی ہوشیاری کے متعلق ایک کہانی یاد آئی کہ ایک قریب المرگ بوڑھا کوا اپنے بچوں کو جمع کر کے نصیحت کر رہا تھا کہ دیکھو جب تم کسی انسان کو جھکتے دیکھو تو سمجھ جایا کرو کہ وہ تمہیں مارنے کے لئے روڑا لینے کے لئے جھکا ہے اور تم اڑ جایا کرو۔ یہ سن کر ایک نوجوان کوے نے کہا کہ بابا اگر اس کے ہاتھ میں پہلے ہی روڑا پکڑا ہوا تو کیا کریں۔ بابے نے کہا کہ بس بس تم مجھ سے زیادہ ہوشیار ہو تمہیں کوئی ڈر نہیں۔

اونگھنے والوں کو ہوشیار کرنے کا جدید طریقہ

ڈرائیور جب تھکاوٹ سے اونگھنے لگتے ہیں تو خود اپنے لئے اور اوروں کے لئے خطرات کا موجب بنتے ہیں۔ اور یہ سڑک کے حادثات کا ایک بڑا سبب خیال کیا جاتا ہے۔ ڈرائیوروں کی غفلت سے کئی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اب امریکہ اور جاپان کے دو اداروں Nissan Motor Compony اور امریکی محکمہ ٹریفک سیفٹی نے مل کر ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو گاڑیوں میں فٹ ہو گا اور جونہی کوئی ڈرائیور ذرا غافل ہو گا قبل اس کے کہ اس پر اونگھ آئے ایک الارم بجے گا اور اگر پھر بھی ڈرائیور ہوشیار نہ ہوا تو مینتھل (Menthol) اور لیموں (Lemon) کی بو کی پھوار ڈرائیور پر پڑے گی اور اس کو ہوشیار کر دے گی۔ اس غرض کے لئے گاڑی میں ایک کیمرہ نصب کیا جائے گا۔ ڈرائیور ایک خاص عینک پہنے گا اور اس پر انفراریڈ لیمپ سے شعائیں پڑتی رہیں گی۔ کیمرہ اور کمپیوٹر ڈرائیور کی آنکھوں کی جھپک کی رفتار نوٹ کرتے رہیں گے اور جونہی ڈرائیور کو اونگھ آنے لگے گی اور پلک جھپکنے کی رفتار کم ہو گی ایک الارم بجے گا اور اگر پھر بھی اونگھ دور نہ ہوئی تو ایک تیز قسم کی بو ڈرائیور کے چہرہ پر پڑے گی اور اس کے لئے جاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

افسوس کہ اس قسم کی ایجاد مجنوں کے زمانہ میں نہیں تھی ورنہ شاید لیلیٰ تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا۔ ایک حکایت میں آتا ہے کہ جب مجنوں اپنی اونٹنی پر لیلیٰ کا تعاقب کر رہا تھا تو جونہی مجنوں تھک کر غافل ہوتا تو اونٹنی اپنا رخ گھر کی طرف کر لیتی۔ مجنوں جب ہوشیار ہوتا تو اونٹنی کا رخ پھر لیلیٰ کی سمت کر دیتا۔ اونٹنی بھی سمجھ دار تھی جب وہ دیکھتی کہ مجنوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی ہے اور وہ غافل ہو گیا ہے تو پھر وہ اپنا رخ گھر کی طرف کر لیتی۔ جب کئی بار ایسے ہوا تو مجنوں کو یاد آیا کہ اونٹنی کا چھوٹا بچہ گھر میں ہے اس کو اس کی کشش ہے اور جب بھی میں حالت غفلت میں ہوتا ہوں تو اونٹنی طبعاً گھر کا رخ کر لیتی ہے۔ کہتے ہیں حکایت میں مجنوں سے مراد سالک، لیلیٰ سے مراد محبوب حقیقی (اللہ تعالیٰ) اور اونٹنی سے مراد انسان کا اپنا نفس ہے۔ انسان اپنے نفس کو قابو کر کے خدا کی طرف جاتا ہے اور جونہی ذرا غافل ہوتا ہے نفس اپنی محبوب اشیاء کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ جب تک انسان کے اندر اور باہر الارم نہ بجتے رہیں اور ہوشیار کرنے والی چیزیں چہرے پر نہ پڑتی رہیں کسی وقت بھی غفلت میں گرنے اور حادثہ سے دوچار ہونے کا خطرہ ساتھ

باقی صفحہ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا ایک اداریہ

قناعت - ایک لازوال دولت

ہماری روزمرہ زندگی ہمارے ماحول اور ہماری معاشرتی زندگی میں یہ بات بڑی نمایاں ہے اور اکثر دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض دنیوی طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور بعض ان سے محروم۔ بعض لوگ بظاہر اچھے بھلے دکھائی دیتے ہیں مگر کسی تکلیف اور دکھ کا اظہار نہیں کرتے اور بعض ایسے ہیں جو بظاہر سفید پوشوں سے کم تو نہیں ہوتے مگر اپنی تنگ دستی کا اظہار کرتے ہیں۔ معاشی اور معاشرتی اعتبار سے ہر ملک اور ہر قوم میں ایسے طبقات نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ امن و سکینت اس وجہ سے تلپٹ ہو جاتا ہے کہ بعض لوگ حرص و آز اور حسد کی آگ سینوں میں دبائے ہوتے ہیں اور یا پھر ایسی سعی لاحاصل کرتے ہیں کہ راتوں رات متمول ہو جائیں اور دوسروں کو بتا سکیں کہ ہم پیچھے نہیں ہیں۔ پھر اگر کہیں محرومی نے انتقام کو جنم دیا تھا تو انتقام کی آگ بھڑکتی ہے اور معاشرے میں امن و سکون عنقا ہو جاتا ہے۔

یہ صورت حال جس سے پیار اور محبت کے انسانی رشتے نابود ہو رہے ہیں ایک فرد کے دوسرے فرد اور ایک قوم کے دوسری قوم سے نفرت کے جذبات پنپ رہے ہیں۔ اور یہ نفرتیں گھمبیر مسائل پیدا کر رہی ہیں۔ اس کا ایک نہایت عظیم الشان حل حضرت اقدس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیش فرما دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت لایغنیٰ یعنی قناعت پر کوئی فناء نہیں۔ یعنی قناعت وہ لازوال دولت ہے جو ہمیشہ ساتھ رہنے والی ہے قناعت کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی عطا پر صبر و شکر کرنا اور ایسی بے نیازی اختیار کرنا کہ دوسروں کے پاس نعماء و عطائے خداوندی کا کوئی لالچ یا حرص نہ رکھنا اور اپنی بے نیازی سے دنیا سے تعلق توڑ دینا۔ یہ وہ عظیم صفت ہے جس سے انسان اپنی اس حالت جس پر وہ ہے مطمئن اور قانع رہتا ہے۔ اور اس سے بے نیازی کی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو محبت الٰہی اور انسانوں سے محبت کا ذریعہ ہے۔

اس کی تفصیل حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے خطبہ پانچ جولائی 1996ء بمقام واشنگٹن امریکہ میں بیان فرمائی۔ جس سے ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا

"دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا" اور جہاں تک بنی نوع انسان کی محبت کا تعلق ہے۔ فرمایا "جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو۔ لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔

اب یہ دو بڑی گہری حکمت کی باتیں ہیں تعلق باللہ اور تعلق بالناس یعنی ہم جنس لوگوں سے تعلق بڑھانا ہو تو یہ طریق ہے اور خدا سے تعلق بڑھانا ہو تو وہ طریق ہے۔ خدا کے تعلق میں یہ نہیں فرمایا کہ جو خدا کا ہے اسے مانگنا چھوڑ دو۔ اور اس کی حرص ترک کر دو۔ بلکہ وہاں کچھ اور بات فرمائی ہے۔ جس کی طرف میں واپس آتا ہوں۔

بنی نوع انسان کے پاس جو کچھ ہے اس کی حرص چھوڑ دو۔ اور یہ خدا اور بنی نوع انسان کے رجحانات کے اندر جو نمایاں فرق ہے یہ اس کو ظاہر کرنے والی بات ہے۔ اگر آپ کی نظر کسی کی دولت کسی کے مال، کسی کے مکان، کسی کی عورت، پر لگ جائے تو وہ ہمیشہ آپ کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کرے گی۔ کیونکہ انسان فطرتاً کنجوس ہے۔ اور پسند نہیں کرتا کہ اس کی چیز پر کسی کی نظر لگ جائے۔"

"... ہر ایسے شخص سے جو اس کی چیزوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور حرص کی نگاہ سے اس کی ملکیت کو دیکھتا ہے اس کو طبعاً اس سے ایک خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ اور خطرے کے مطابق ایک قسم کی بے گانگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔... اگر آپ بنی نوع انسان کی چیزوں سے بنی نوع انسان کی مملوک سے جن کے وہ مالک ہیں ان سے غیر معمولی حرص کا تعلق توڑ دیتے ہو تو ساری دنیا سے حرص کا تعلق توڑ دیتے ہو۔ تم دنیا سے حرص کا تعلق توڑ لو۔ بے نیاز ہو جاؤ تو خدا تمہارا ہو جائے گا۔ وہ تم سے پیار کرنے لگے گا۔۔ لوگوں کی ملکیتوں سے وہ نعمتیں جو خدا نے ان کو عطا فرمائی ہیں ان نعمتوں سے حرص کا تعلق کاٹ لو۔ یہ بے نیازی ہے پس بے نیازی ایک عظیم دولت ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ بے نیازی سے زیادہ متمول کرنے والی اور کوئی چیز نہیں۔ اور بے نیازی میں غیر کی چیز کو غیر کا سمجھنا اس پر جلن محسوس نہ کرنا یہ سب سے پہلی سچی علامت ہے کہ آپ کو واقعۃً اس کی حرص نہیں ہے۔"

پس قناعت و بے نیازی وہ صفت ہے جس سے فرد اور قوم حرص اور لالچ اور حسد اور بغض کی آگ سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایک طرف بنی نوع انسان کی محبت انہیں ملتی ہے تو دوسری جانب محبت الٰہی کے مسافر ٹھہرتے ہیں۔

آیئے ہم اس راہ سے دنیا کو امن و سکینت کا گہوارہ بنا دیں۔

(احمدی انصار کی تربیت کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ محترم نصر اللہ خان ناصر بطور ایڈیٹر ترتیب دیتے ہیں۔)

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراقی تیل کی فروخت کامعاملہ

عراق کے لئے تیل کی فروخت کے بدلے اشیائے خوراک کے سمجھوتہ کی نگرانی کرنے والے اقوام متحدہ کے اہلکار نے کہا ہے کہ انہیں اب بھی اطمینان نہیں کہ سمجھوتے پر عمل در آمد کے لئے سازگار حالات موجود ہیں گزشتہ مئی میں طے پانے والے اس سمجھوتے کے تحت عراق کو خوراک اور دوسری اشیاء کی خریداری کے لئے ہر چھ ماہ بعد دو۔ ارب ڈالر مالیت کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اقوام متحدہ کے عہدیدار نے کہا کہ معاہدہ پر عمل در آمد میں تاخیر اس لئے ہو رہی ہے کہ مقامی امدادی کارکنوں کے تحفظ اور اقوام متحدہ کے عملہ کی نقل و حرکت کی آزادی کے بارے میں تشویش پائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق نے اپنے شمالی علاقہ میں کردوں کے ساتھ کام کرنے والے اقوام متحدہ کے تقریباً دو سوارکان کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کر کے ایک نیا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے۔

1990ء میں جب عراق نے کویت پر حملہ کر کے چند گھنٹوں کے اندر اس پر قبضہ کر لیا تھا اس کے بعد اس حملہ کے جرم میں اقوام متحدہ نے امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے ایماء پر عراق پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ اس کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ عراق اپنا تیل بھی فروخت نہیں کر سکتا۔ حالانکہ عراق کی معیشت کا بہت بڑا انحصار اس کے تیل کی فروخت پر تھا۔ اس اور دوسری پابندیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ عراق خلیج کی جنگ میں تباہ و برباد ہونے کے بعد اپنی معیشت کو سنبھالنے کے قابل نہ ہو سکا۔ اس وقت عراق میں خوراک اور ادویہ کی بے پناہ قلت ہے اور عراق کے بچے اور بڑے لاکھوں کی تعداد میں صرف اس وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں کہ جان بچانے والی ادویہ ملک میں موجود نہیں اور باہر سے منگوانے کی اجازت نہیں ہے۔

گزشتہ سال جب اقوام متحدہ اور عراق میں یہ معاہدہ طے پایا تھا کہ عراق کو محدود طور پر یعنی صرف دو ارب ڈالر کا تیل ہر چھ ماہ کے بعد فروخت کرنے کی اجازت ہوگی تو بہت سے لوگوں نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ کہ اب عراق کی مشکلات دور ہونے کا امکان پیدا ہوا تھا۔ لیکن امریکہ شروع ہی سے اس معاہدے کا مخالف تھا۔ اور پھر کردوں پر عراقی فوج کے حملے کے بعد اس کے مغربی ہمدرد بھی اس سے روٹھ گئے اور یہ طے شدہ معاملہ جو عمل در آمد کے بالکل قریب تھا۔ اس پر عمل روک دیا گیا۔ اب بھی اس معاہدے پر عمل در آمد کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے۔

○○○

انسان بردار چینی خلائی جہاز

چین جو ترقی کے میدان میں نت نئی کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ چین 2000ء تک اپنا پہلا انسان بردار خلائی جہاز روانہ کر دے گا۔ خلابازوں کی بین الاقوامی فیڈریشن کی سالانہ کانفرنس میں چین کی خلائی گاڑیوں کی ٹیکنالوجی سے متعلقہ اکیڈیمی کے نائب سربراہ ژانگ کن کوئی نے بتایا ہے کہ 20 ٹن مال لیجانے والے خلائی جہاز کی تیاری جلد شروع کی جائے گی۔

چائنا ڈیلی کے مطابق پہلا انسان بردار خلائی مشن صدی کے خاتمہ سے پہلے روانہ ہو جانے کی امید ہے۔ چینی سائنس دان انسان بردار خلائی جہازوں کا کنٹرول سسٹم اور خلائی سٹیشنوں کے قیام سے متعلقہ کام کو ترجیحی بنیادوں پر کرنے کے ساتھ آسان خلائی ٹرانسپورٹ سسٹم کی تیاری میں بھی مصروف ہیں۔ یاد رہے کہ چین تجارتی مواصلاتی سیارے چند برس سے چھوڑ رہا ہے۔

○○○

ملائیشیا کے وزیر اعظم

ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد جو عالمی سربراہوں میں ایک اہم نام شمار ہوتے ہیں اور جن کی قیادت میں ان کے ملک نے اقتصادی میدانوں میں قابل رشک کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ان کو مزید تین سال کے لئے حکمران پارٹی کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ یونائیٹڈ نیشنل آرگنائزیشن کی جانب سے منتخب ہونے کی توثیق کئے جانے کے بعد مہاتیر محمد نے حکمران پارٹی پر زور دیا کہ بدعنوان لیڈروں کو ہمیشہ کے لئے مسترد کر دیا جائے۔

مہاتیر محمد کی عمر 71 سال ہے اور وہ گزشتہ 15 برس سے اپنے ملک کے حکمران چلے آ رہے ہیں۔ اب وہ مزید تین سال تک برسراقتدار رہ سکیں گے۔ نائب وزیر اعظم انور ابراہیم کو بھی دوبارہ حکمران پارٹی کا نائب صدر بنا دیا گیا ہے۔

○○○

صدر کلنٹن کی خواتین میں مقبولیت

امریکہ میں ووٹ دینے کی اہل خواتین کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔ اس اعتبار سے یہ خبر موجودہ صدر بل کلنٹن کے لئے خوش آئند ہے کہ امریکی خواتین کی اکثریت آئندہ چار برس کے لئے مسٹر کلنٹن کو ہی امریکہ کی صدارت پر فائز دیکھنا چاہتی ہے۔ امریکہ میں خواتین ووٹروں کی تعداد دس کروڑ 22 لاکھ ہے جبکہ مرد ووٹروں کی تعداد 9 کروڑ 42 لاکھ ہے۔ اس سے قبل رائے عامہ کے جو جائزے شائع ہوتے رہے ہیں ان میں عمومی طور صدر کلنٹن کو اپنے مخالف مسٹر باب ڈول پر برتری حاصل ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

شائع کرنے کے لئے سری نگر میں قبر مسیح کا فوٹو لیا۔ تو آپ بھی میرے ساتھ اس فوٹو میں شامل تھے۔ اور میری کتاب کی تصنیف کے کام میں مجھے امداد دیتے رہے۔

(الفضل لاہور-3-جنوری 1951ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل-22-اکتوبر 1996ء

12-00 رات-اردو کلاس (نیا)۔
1-00 دین حق کی تعلیم-روحانی خزائن۔
1-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- انصار اللہ سپورٹس ربوہ۔
7-30 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن۔
12-30 (-) اصول کی فلاسفی (دوبارہ)۔
1-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)۔
2-00 اردو پروگرام- ہماری تاریخ- مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ- حصہ اول۔
3-00 سہ پہر-اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 19-1-89 بیت محمود زیورک۔
6-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔
7-30 ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بدھ-23-اکتوبر 1996ء

12-00 رات-اردو پروگرام-(نیا)۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات۔
1-30 متفرق پروگرام۔
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات-ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔
6-30 ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو- ماسٹر علی اکبر۔
7-00 صبح- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-(دوبارہ)۔
8-30 حکایات شیریں۔
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 روسی پروگرام۔
12-00 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات۔
12-30 متفرق پروگرام۔
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-00 اردو پروگرام- ہماری تاریخ- مکرم مجیب الرحمان ایڈووکیٹ (دوبارہ)۔
3-00 سہ پہر-اردو کلاس (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 افریقن پروگرام۔
5-30 آبگینے۔
6-00 شام- نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 درثمین حصہ 13۔
7-30 متفرق پروگرام۔
8-00 لقاء مع العرب-(نیا)۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(نیا)۔
11-00 جرمن پروگرام۔

اعلان داخلہ

○ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن برائے خواتین لاہور نے ایم اے ایجوکیشن (ایلیمنٹری) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم کالج دفتر سے قیمتاً دستیاب ہوں گے۔ داخلہ سے قبل ایک تحریری امتحان دینا لازمی ہو گا۔ امیدوار کے لئے B.A میں ایجوکیشن کا مضمون پڑھا ہونا لازمی ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 21-10-96 ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

منگل 15۔اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس۔
1-00 دین حق کی تعلیم۔روحانی خزائن۔
1-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 نارویجئین زبان سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔یوروپیئن ہاکی چیمپئن شپ۔جرمنی۔
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 نارویجئین زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔
8-30 متفرق پروگرام۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
12-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔اردو پروگرام۔
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 خطبہ 89-5-12 ناصر باغ جرمنی۔
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع۔
7-00 طبی معالمات۔ کینسر از ڈاکٹر اصلاح الدین صاحب۔
7-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو۔ مکرم طارق محمود۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجئین پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ عزیز مکرم محمد احمد صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت مجلس اطفال الاحمدیہ احمد نگر حلقہ احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب کارکن دفتر مال آمد مورخہ 96-10-7 کو ایک حادثہ میں بعمر 14- سال انتقال کر گئے۔ عزیز محمد احمد صاحب شام چھ بجے کے قریب اپنے ڈیرہ سے دودھ لا رہے تھے کہ احمد نگر کالووال روڈ پر ایک ٹرک نے اوور ٹیک کرتے ہوئے عزیز کو کچل ڈالا۔ مورخہ 96-10-8 کو جنازہ مکرم محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے پڑھایا اور بعد ازاں تدفین قبرستان عام میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم چوہدری علم دین صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 3- اکتوبر 96ء کو بعمر 80 سال وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جناز پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی مکرم اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

گمشدگی رسید بکس

○ دو عدد رسید بکس نمبر 12599 رسید نمبر 1 تا 100 غیر مستعملہ دار العلوم شرقی ربوہ سے اور رسید بک نمبر 16000 زیر استعمال دار الرحمت وسطی ربوہ سے گم ہو گئی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان رسید بکس کے بارہ میں علم ہو جائے تو نظارت مال آمد میں اطلاع دیں۔ نیز ان رسید بکس پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمادیں۔

اعلان

○ صوبہ سرحد میں میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ بروز جمعہ یکم نومبر 96ء کو خیبر میڈیکل کالج پشاور میں ہو گا۔ داخلہ فارم وغیرہ۔/700 روپے (انٹری ٹیسٹ فیس شامل ہے) کے عوض اکتوبر کے وسط سے خیبر میڈیکل کالج پشاور سے دستیاب ہونگے۔ داخلہ کے لئے صوبہ سرحد / فاٹا کا ڈومسائل رکھنا لازمی ہے۔ مزید معلومات کے لئے خیبر میڈیکل کالج، ایوب میڈیکل یا خیبر میڈیکل کالج آف ڈنٹسٹری سے رجوع کریں۔

احمدی طالبات متوجہ ہوں!

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ فارم پر کرکے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کرکے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

صالحہ دلی ارادوں پر موقوف ہیں۔ دیکھو ایک اونٹ کے ناک میں نکیل ڈالے ہوئے ایک بچہ بھی اسے جہاں چاہے جدھر لے جائے لئے جاتا ہے لیکن اگر کنوئیں میں گرانا چاہیں تو خواہ دس آدمی بھی مل کر اس کی نکیل کو کھینچیں ممکن نہیں وہ قدم اٹھاجاوے۔

ایک حیوان مطلق بھی اپنے دلی ارادے اور اعتقاد کے خلاف کرنا نہیں چاہتا وہ سمجھتا ہے کہ قدم اٹھایا اور ہلاک ہوا۔

پھر انسان اور سمجھدار انسان کب اعتقاد صحیحہ رکھتا ہوا اعمال بد کی طرف قدم اٹھا سکتا ہے اس لئے ابرار کے لئے پہلے ضروری چیز یہی ہے کہ اعتقاد صحیحہ ہوں اور وہ پکی طرح پر اس کے دل میں جاگزیں ہوں۔ اگر منافقانہ طور پر مانتا ہے تو کاہل ہو گا۔ حالانکہ (صاحب ایمان) ہوشیار اور چالاک ہوتا ہے۔ ان اعتقاد صحیحہ میں سے پہلا اور ضروری عقیدہ خدا تعالیٰ کا ماننا ہے جو تمام نیکیوں کی جڑ اور تمام خوبیوں کا چشمہ ہے۔

دنیا میں ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ جب تک دوسرے سے مناسبت پیدا نہ ہو اس کی طاقتوں اور فضلوں سے برخوردار نہیں ہو سکتا۔

جب انسان قرب الٰہی چاہتا ہے اور اس کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ اس کے خاص فضل اور رحمتوں سے بہرہ ور اور برخوردار ہو جائے تو اسے ضروری ہے کہ ان باتوں کو چھوڑ دے۔ جو خدا تعالیٰ میں نہیں یا جو اس کی پسندیدہ نہیں ہیں۔

(از خطبہ 20۔ اکتوبر 1899ء)

تبدیلی فون

○ مندرجہ ذیل ٹیلی فون تبدیل ہو گئے ہیں۔
نظارت خدمت درویشاں 212975
دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان 212982

مکرم میجر (ر) عبد القادر صاحب ناظر دیوان کے گھر کا فون نمبر 657 سے تبدیل ہو کر 212977 ہو گیا ہے۔ اسی طرح مکرم مبارک احمد خالد صاحب مینجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کے گھر کا فون نمبر تبدیل ہو کر 212970 ہو گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

لگا رہتا ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا تھا:

ہمیشہ نفسِ امّارہ کی باگیں تھام کر رکھیو
گرا دے گا یہ سرکش ورنہ تم کو بیخ پا ہو کر

اللہ تعالیٰ نے اونگھنے والوں کو ہوشیار رکھنے کا بھی انتظام کیا ہوا ہے۔ ہمارے لئے سلسلہ کے کتب و رسائل، امام جماعت کے ارشادات احمدیہ ٹی وی کا سماوی مائدہ اور قضاو قدر کا سلسلہ ایسے ہی ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ہیں جو ہمیں ہوشیار کرنے کے لئے ہم پر پڑتے ہیں جب زندگی کی گاڑی چلاتے ہوئے ہم غافل ہو جاتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 تا 10۔ اکتوبر 1996ء)

بقیہ صفحہ 3

ایک موقعہ پر آپ کا ذکر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔

"وہ اول ہی اول ہوشیار پور میں میرے پاس گئے۔ ان کی طبیعت میں حق کے لئے ایک سوزش اور جلن تھی۔ مجھ سے کلام الٰہی پڑھا۔ بائیس برس سے میرے پاس آتے تھے۔ صوفیانہ مذاق تھا۔ جہاں فقراء کو دیکھتے وہیں چلے جاتے۔ میرے ساتھ بڑی محبت رکھتے تھے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ماتم پرسی کے لئے لکھ دوں بہتر ہے کہ ان کا جو لڑکا ہو وہ یہاں آجاوے تاکہ وہ باپ کی جا بجا ہو۔ اسے لکھو۔ کہ وہ دین کی تکمیل کرے۔ کیونکہ باپ کی ہی روش پر ہونا چاہئے۔"

(الحکم 7۔جنوری 1909ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو خدائی خبر ملنے والی "دو شہتیر ٹوٹ گئے" میں آپ کو شہتیر قرار دیا گیا۔ ایک شہتیر مولوی عبد الکریم صاحب تھے۔ اور ایک شہتیر آپ۔ آپ کی وفات پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے غیر معمولی صدمہ کا اظہار کیا۔ اور آپ کو آپ کی اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی رحلت پر آپ جیسے قادر الکلام اور خدمت دین کرنے والے علماء پیدا کرنے کا خیال آیا اور اس غرض سے 4۔جنوری 1906ء کو مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ ایوان صدر میں ایک اہم اجلاس میں وزیر اعظم وزرائے اعلیٰ اور معاشی مشیروں نے شرکت کی۔ کئی اہم فیصلے کئے گئے جن کی کابینہ سے منظوری حاصل کر لی جائے گی۔ زرعی ٹیکس لگانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ صدر وزیر اعظم اور معاشی مشیروں نے وزرائے اعلیٰ کو بتادیا کہ زرعی آمدن پر ٹیکس لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ترقیاتی بجٹ میں کٹوتی اور بعض وزارتوں کو دوسری وزارتوں میں ضم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

○ واشنگٹن جاکر آئی ایم ایف سے مذاکرات کرنے والے وفد میں سے وزیر اعظم کے مشیر برائے اقتصادیات مسٹر وی اے جعفری اور منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین قاضی علیم اللہ کو نکال دیا گیا ہے۔ اب ان کی جگہ وزیر اعظم کے مشیر شاہد حسن اور سٹیٹ بینک کے گورنر ڈاکٹر یعقوب جائیں گے۔ اول الذکر دونوں کے بارے میں آئی ایم ایف کے حکام نے بعض شکوک کا اظہار کیا تھا۔

○ اپوزیشن کا ایک وفد جو میاں بیوی سید فخر امام اور سیدہ عابدہ حسین پر مشتمل تھا ایوان صدر میں صدر مملکت سے ملا اور اسمبلیاں توڑ کر 90 دن میں الیکشن کرانے کا مطالبہ کیا۔ وفد نے صدر کو ملکی صورت حال کے حوالے سے نواز شریف کا پیغام پہنچایا۔ اور صدر سے معاشی اور سیاسی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔

○ اپوزیشن 30 حکومتی ارکان قومی اسمبلی کے خلاف نااہلی کے ریفرنس دائر کرے گی۔ مسٹر گوہر ایوب نے بتایا ہے کہ عدم اعتماد کے ذریعے تبدیلی خارج از امکان نہیں۔ صدر اسمبلیاں توڑنے کے لئے قانونی جواز تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئینی تبدیلی اور آٹھویں ترمیم کے خاتمہ جیسے معاملات پر بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کو مذاکرات کرنے چاہئیں۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کی شہباز شریف سے ملاقات ہوئی جس میں مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ یہ ملاقات تین گھنٹے جاری رہی۔ مزید ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھنے پر بھی اتفاق کیا گیا۔

○ پشاور ہائی کورٹ اور الیکشن کمیشن کے رویے پر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ پشاور ہائی کورٹ اور چیف الیکشن کمشنر کے رویہ پر حیرانی ہوئی ہے۔ بیگم نسیم ولی کے وکیل اس ضمن میں حلفیہ بیان داخل کریں ہم کارروائی کریں گے۔ بیگم نسیم ولی کے وکیل قاضی انور نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے غیر معینہ مدت کے لئے سماعت ملتوی کی ہوئی ہے اور پشاور ہائی کورٹ نے گرمیوں کی چھٹیاں ختم ہونے کے باوجود سماعت کی تاریخ مقرر نہیں کی ہمیں کہا جا رہا ہے کہ چونکہ آپ سپریم کورٹ میں گئے ہیں لہٰذا وہیں سے فیصلہ کروایا جائے۔ ہمیں سپریم کورٹ آنے کی سزا دی جا رہی ہے۔

○ پنجاب کے حکومتی اور اپوزیشن ارکان زرعی ٹیکس کی مخالفت میں ایک ہو گئے۔ عطا مانیکا نے کہا کہ اس ٹیکس کے نفاذ سے زراعت کو دھچکا لگے گا۔ افضل چن نے کہا کہ پہلے زراعت کو صنعت کا درجہ دیا جائے۔ عارف چٹھہ نے کہا کہ ہم پہلے ہی پانچ قسم کے ٹیکس دے رہے ہیں۔ راجہ ریاض نے کہا کہ ٹیکس لگانا ہی ہے تو دس فیصد تک لگایا جائے۔

○ عالمی بینک نے بڑی بڑی جاگیریں ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ چھوٹے فارم بڑے فارموں کے مقابلے میں زیادہ پیداواری صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود پاکستان میں 25 فیصد سے زیادہ اراضی 50 ایکڑ یا زیادہ پیمائش کے فارموں پر مشتمل ہے۔ آئی ایم ایف نے کہا ہے کہ دوررس زرعی اصلاحات کی جائیں۔ بیج، کھاد آبپاشی اور زرعی مینجمنٹ کا نظام بوسیدہ ہو گیا ہے۔ زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے زرعی نظام پالیسیوں اور زرعی اداروں میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی جائیں۔ زرعی اجناس کی قیمتوں کے تعین میں حکومت کا کوئی کردار نہیں ہونا چاہئے۔ بڑے زمینداروں کو کم قیمت مشینری اور غیر منصفانہ قرضوں جیسی مراعات ختم کر دی جائیں۔

○ ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستانی قیادت نے اپنی کوتاہیوں سے ایسی صورت حال پیدا کر دی ہے جس کے بعد آئی ایم ایف کی تجاویز ماننے بغیر کوئی چارہ باقی نہیں رہ گیا۔

○ مسٹر نواز شریف کو ذاتی ہیلی کاپٹر کے ذریعے اندرون ملک سفر کی اجازت دینے کے بارے میں سپریم کورٹ میں زیر بحث درخواست پر فاضل چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ایسے معاملات میں عدالت کا وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ حکومت اور نواز شریف کو چاہئے کہ ہیلی کاپٹر کا معاملہ عدالت سے باہر طے کریں۔

○ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر نے انٹیلی جنس بیورو کے ذریعے 19 سیاسی جماعتوں اور طلبہ و مزدور تنظیموں کی ڈاک سنسر کرنے کے متعلق جمہوری وطن پارٹی کے اراکین اسمبلی کی طرف سے تحریک استحقاق پر اپنی رولنگ محفوظ کر لی ہے۔ اور ایڈووکیٹ جنرل کو 16-اکتوبر کو بلوچستان اسمبلی میں طلب کر لیا ہے صوبائی وزیر نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ انٹیلی جنس بیورو وفاقی محکمہ ہے اس لئے یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں اٹھایا جائے سپیکر نے کہا کہ ایوان میں سوئی گیس اور واپڈا کے معاملات پر بحث ہو سکتی ہے تو اس بارے میں بحث کیوں نہیں کر سکتے۔

○ بہاولپور میں تحریک جعفریہ کے رہنما کے بھائی کو قتل کر دیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے ذریعے ایم پی اے کے بیٹے کو چھڑوانے پر لاہور ہائی کورٹ میں دائر کردہ ایک درخواست پر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو نوٹس جاری کر دیا گیا۔

○ وفاقی حکومت نے کرپشن کے خاتمے کے لئے مستقل بنیادوں پر احتسابی عمل کے قیام کے لئے آئین میں ترمیم کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بات کا فیصلہ وزیر اعظم کی صدارت میں ان کے قانونی مشیروں اور اتحادی جماعت مسلم لیگ (ج) کے صدر حامد ناصر چٹھہ اور سیکرٹری اقبال احمد خاں کے مشترکہ اجلاس میں کیا گیا۔ اس ترمیم کے لئے ابتدائی خاکہ تیار کر لیا گیا ہے۔ اور اب مسودہ کی تیاری کا کام جاری ہے۔ صدر اور وزیر اعظم سمیت سب کے احتساب کی تجویز ہے۔

○ جنڈیالہ شیر خان کے نواحی قصبہ منڈی جھبراں میں سکول میں لڑکوں کی لڑائی پر لڑکوں کے باپ چوہدریوں نے سکول پر حملہ کر کے طلباء اور اساتذہ کو مارا پیٹا اور ہوائی فائرنگ کی دو اساتذہ اور 50 طلبہ زیادہ زخمی ہوئے۔

○ مختلف شہروں میں ڈاکوؤں کی مار دھاڑ سے دو افراد قتل ہو گئے جبکہ لاکھوں کا سامان لوٹ لیا گیا۔ اوکاڑہ میں 6 مسلح ڈاکوؤں نے دو گھروں پر ہلہ بولا مزاحمت پر باپ بیٹے کو مار ڈالا۔ فیصل آباد میں پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر اور ان کی بیوی کو لوٹ لیا گیا۔ چک 32 میں میاں بیوی کو زخمی کر دیا گیا۔ موضع کبیر والا میں باراتیوں کی بس لوٹ لی۔ پجارو سوار ڈاکوؤں نے فاروق آباد روڈ پر ویگن لوٹ لی۔ فیصل آباد میں قتل و ڈکیتی کے ملزم کو مسلح افراد چھڑا کے لے گئے۔

○ سالانگ سرنگ سے طالبان شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ اہم سرنگ پر احمد شاہ مسعود کی فوجوں کا قبضہ ہو گیا۔ دو روز میں طالبان کو یہ دوسری بڑی شکست ہے۔ کابل کے اطراف میں شدید جنگ جاری ہے۔ کابل سے باہر آنے والی تین سڑکیں بند کر دی گئی ہیں۔

○ مسٹر منظور احمد وٹو کے کیس میں وفاق کے وکیل چوہدری اعتزاز احسن نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ "گٹ وٹو آپریشن" سابق وزیر اعلیٰ کے ذہن کی پیداوار ہے۔ وہ کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکے وٹو نے کرپشن کے الزامات کی تردید بھی نہیں کی۔ مکمل حقائق پیش نہ کرنے والے کو دادرسی کا حق حاصل نہیں۔ مسٹر وٹو نے اس بات کی تردید نہیں کہ 94- ارکان نے ان کی حمایت ترک کر دی تھی۔

○ ہائی کورٹ کے ایک فاضل جج نے کہا ہے کہ عورت کو پسند کی شادی کے حق سے انکار نہیں ہے۔ مسئلہ معاشرے پر اس کے اثرات کا ہے۔ عدالتیں خلا میں کام نہیں کرتیں۔ بلکہ وہ معاشرتی حالات کے مطابق فیصلے کرتی ہیں۔

امراض مردانہ کا کامیاب علاجگاہ
مہتاب حمید
مشہور دواخانہ

ہنر سیکھئے
ہمیں اپنی ورکشاپ کے لئے چند محنتی، ایماندار نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ کام سکھانے کے ساتھ ساتھ معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات جلد رابطہ کریں۔
الطاہر سیٹلائیٹ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون: 212974

ہمارا نصب العین بہتر اور بے لوث خدمت
ربوہ اور گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ
پراپرٹی سنٹر
13- سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: نعیم الرحمن
فون رہائش: 211930

ANNOUNCEMENT
We offer modern Homoeopathic and Psychotherapeutic facilities.
Write or contact to get rid of your psychological & physiological problems such as Anxiety, Depression Phobia, Insomnia, Aggression, Children and marital adjustment problems etc.
CONSULTANT
MIAN SALMAN A. BABER
M.Sc.(Applied Psychology) DHMS RHMP
A STEP AHEAD IN SERVING HUMANITY
MIAN ATTA ULLAH PSYCHIC - CARE CENTRE
252/4 Islampura, Toba Tek Singh, Ph. 511256

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا موثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھئے! پیٹ کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ